



زکوٰۃ کی ادائیگی کا آسان طریقہ

دین اسلام کی بنیاد جن ستونوں پر رکھی گئی ہے، ان میں سے ایک بنیادی ستون زکوٰۃ ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا اَقِمْو الصَّلٰوٰةَ کے ساتھ و اتوا الزکوٰۃ کا حکم آیا ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت واضح ہوتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام کی نظر میں زکوٰۃ نماز ہی کی طرح فرض عین ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے جبکہ زکوٰۃ صاحب نصاب مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام بہت کم ہے۔ بعض بدنصیب تو ایسے ہیں کہ سر سے زکوٰۃ ادا ہی نہیں کرتے جو کہ بڑی محرومی اور بڑے گناہ کی بات ہے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی متعدد وعیدیں آئی ہیں جو ایمان کی ادنیٰ سی چنگاری رکھنے والے مسلمان کو بھی اس اہم فریضے کی ادائیگی پر ابھارنے کے لئے کافی ہیں مثلاً قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا ينفقونها فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيمٍ
يَوْمَ يَحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتَكْوِي بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ
(التوبة، ۳۴)

ترجمہ: اور جو جمع کر کے رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، سوان کو خوشخبری سنا دے دردناک عذاب کی۔ جس دن کہ آگ دہکائیں گے اس مال پر دوزخ کی پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور پہلو اور پٹھیں۔

یہ حدیث میں ہے:

مَا مَنَعَ قَوْمٍ مِّنَ الزَّكٰوٰةِ اِلَّا اَبْتَلٰهُمُ اللّٰهُ بِالسَّنِيْنِ (المعجم الاوسط للطبرانی
حدیث رقم: ۴۷۳۳)

ترجمہ: جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ اس پر قحط سالی مسلط فرما دیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی نظر میں زکوٰۃ کی ادائیگی کتنی اہم اور ضروری ہے۔

الحمد للہ، بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن ان میں سے بہت سے لوگ طرح طرح کی کوتاہیوں میں مبتلا

ہیں مثلاً

..... بعض لوگ زکوٰۃ کا باقاعدہ حساب نہیں کرتے، جتنا جی میں آئے دیدیتے ہیں۔ اس بات کا اہتمام نہیں کرتے کہ جتنی زکوٰۃ ان پر واجب تھی، وہ سب ادا ہوگئی کہ نہیں۔ یہ طرز عمل درست نہیں۔ اگر اس طرح کرنے سے کچھ مال کی زکوٰۃ رہ گئی تو اتنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ

کرنے کا گناہ ہوگا۔

۲..... بعض لوگ حساب تو کرتے ہیں لیکن صحیح صحیح حساب نہیں کرتے بلکہ اندازہ سے حساب کرتے ہیں۔ اپنے اموال کا ایک عمومی اندازہ لگاتے ہیں اور اس کے حساب سے بننے والی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ احتیاطاً کچھ زیادہ زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ طریقہ بھی درست نہیں اس لئے کہ اس سے پوری زکوٰۃ ادا ہونے کا یقین نہیں ہوتا۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اموال کا پورا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ ہاں، ایسی صورت میں اگر کچھ زکوٰۃ مزید ادا کر دی جائے تو یہ بہتر اور احتیاط کی بات ہے۔

۳..... بعض لوگ اموال زکوٰۃ کی وہ قیمت لگاتے ہیں جس پر انہوں نے مال خریدا یا جتنی رقم خرچ کرنے پر وہ مال تیار ہوا۔ یہ بھی درست نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ زکوٰۃ کا حساب کرتے ہوئے ان اموال کی موجودہ بازاری قیمت لگانی چاہیے۔

۴..... بعض لوگ تمام اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، بلکہ بعض اموال کی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں اور بعض کی نہیں کرتے۔ اس کو تاہی کا بڑا سبب لاعلمی ہے کہ ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے کون کون سے اموال پر زکوٰۃ واجب ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں لیکن درج بالا کوتاہیاں وہ ہیں جن کا تعلق زکوٰۃ کے حساب سے ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے باقاعدہ ایک تفصیلی نقشہ مع مثال شائع کیا جائے تاکہ عوام الناس کے لئے اس کے ذریعے زکوٰۃ کا حساب نکالنا آسان ہو۔ چنانچہ ذیل میں ایک نقشہ دیا جا رہا ہے۔ آپ اس کی رہنمائی صحیح صحیح زکوٰۃ نکال سکتے ہیں۔





نقشہ برائے ادائیگی زکوٰۃ

(الف) قابل زکوٰۃ اثاثے

نمبر شمار	قابل زکوٰۃ اثاثے	قیمت
۱	سونا (خواہ کسی شکل میں ہو)۔	50,000/=
۲	چاندی (خواہ کسی شکل میں ہو)۔	10,000/=
۳	مال تجارت یعنی بیچنے کی حتمی نیت سے خریدا ہوا مال/ مکان/ زمین وغیرہ۔ (۱)	300,000/=
۴	بینک میں جمع شدہ رقم۔	100,000/=
۵	اپنے پاس موجود نقد رقم۔	100,000/=
۶	ادھار رقم (جس کے ملنے کا غالب گمان ہو) خواہ نقد رقم کی صورت میں دیا ہو، یا مال تجارت بیچنے کی وجہ سے واجب ہوا ہو۔	50,000/=
۷	غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)۔	10,000/=
۸	کمپنی کے شیئرز جو تجارت (Capital Gain) کی نیت سے خریدے ہوں، ان کی پوری قیمت (موجودہ مارکیٹ ویلیو)۔	50,000/=
۹	جو شیئرز نفع (Dividend) کی غرض سے خریدے گئے، ان میں کمپنی کے ناقابل زکوٰۃ اثاثے (Operating Assets) جیسے بلڈنگ، مشینری وغیرہ کو منہا کیا جاسکتا ہے۔ (اور بہتر ہے کہ احتیاطاً انکی پوری قیمت لگائی جائے)	50,000/=
۱۰	بچت سرٹیفکیٹ جیسے FEBC, NDFC, NIT (صرف اصل رقم پر زکوٰۃ ہوگی)۔ (۲)	100,000/=
۱۱	کسی جگہ اپنی امانت رکھوائی ہوئی رقم/ سونا/ چاندی/ مال تجارت۔	10,000/=
۱۲	کمپنی (بیسس) میں اپنی جمع شدہ رقم۔ (جبکہ بیسی وصول نہ ہوئی ہو)	10,000/=
۱۳	خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کے لئے خریدا گیا۔	200,000/=
۱۴	تیار شدہ مال کا اسٹاک۔	20,000/=
۱۵	کاروبار میں شراکت کے بقدر حصہ۔ (قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت مع نفع)	50,000/=
	کل مال زکوٰۃ کی مالیت رقم کی شکل میں:	11,10,000

(۱)..... اگر بیچنے کی حتمی نیت نہ ہو بلکہ کرایہ پردے کرکمانے کی نیت ہو یا ویسے ہی سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کوئی جائیداد خریدی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

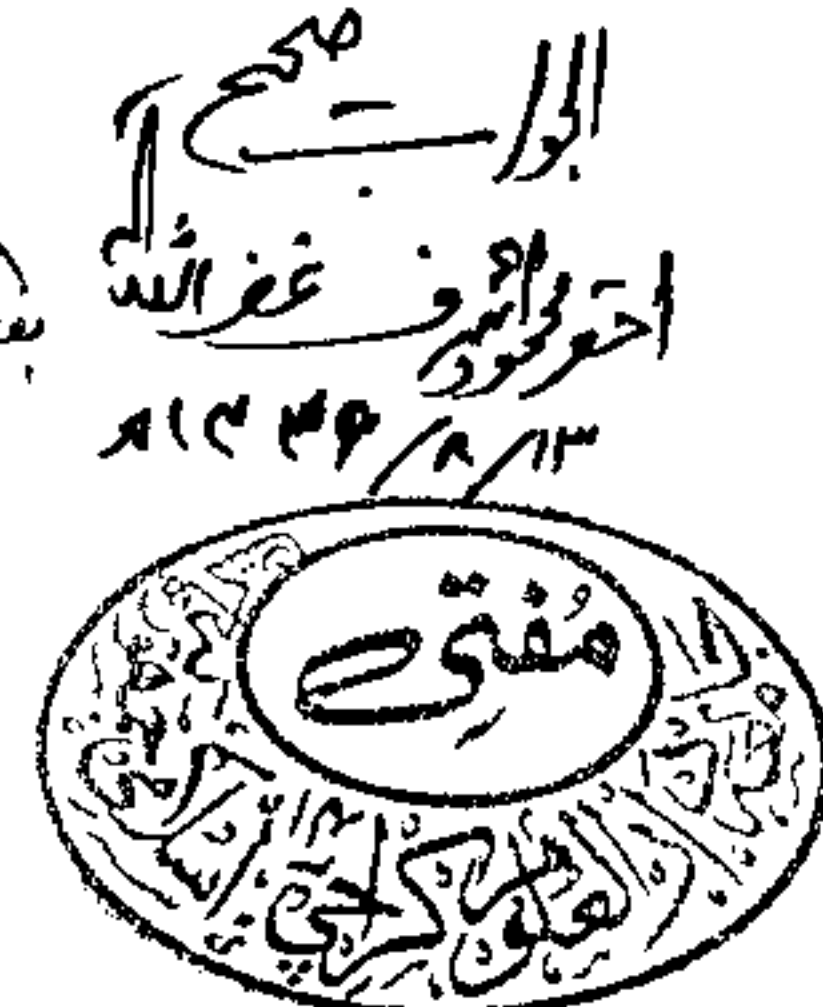
(۲)..... اگرچہ موجودہ حالات میں ان کا خریدنا جائز نہیں۔

نمبر شمار	(ب) وہ رقم جو منہا کی جائیں گی:	مقدار
۱	واجب الاداء قرضہ (۱)	10,000/=
۲	کمپنی (بیسی) کے بقایا جات۔ (اگر یہ کمپنی مل چکی ہو)	100,000/=
۳	یوٹیلیٹی بلز جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکے ہوں۔	10,000/=
۴	پارٹیوں کی ادائیگیاں جو ادا کرنی ہوں۔	100,000/=
۵	ملازمین کی تنخواہیں، جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکی ہوں۔	100,000/=
۶	گزشتہ سال کی زکوٰۃ کی رقم، اگر ابھی تک ذمہ میں باقی ہو۔	10,000/=
۷	قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی واجب الاداء قسطیں۔	100,000/=
	وہ رقم جو منہا کی جائیگی	4,30,000/=
	کل مال زکوٰۃ (رقم)	11,10,000/=
	وہ رقم جو منہا کی جائیگی	4,30,000
	وہ رقم جس پر زکوٰۃ واجب ہے	6,80,000/=
	مقدار زکوٰۃ (قابل زکوٰۃ رقم کو چالیس پر تقسیم کریں)	17,000/=

نوٹ: یہاں تمام رقم کو بذریعہ مثال واضح کیا گیا ہے، آپ اپنے اموال کی حقیقی قیمت درج کر کے مندرجہ بالا طریقہ کار اختیار کریں، آپ ان اموال کی قیمت درج فرمائیں جو آپ کے پاس موجود ہوں اور نمونہ کے مطابق زکوٰۃ کا حساب نکالیں۔



مرتبہ
اعجاز احمد غفر اللہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۱۳۲۹-۸-۲
سر عبد المنان علی
۱۳۲۹-۸-۱۲



(۱) البتہ وہ بڑے بڑے پیداواری قرضے جن سے ناقابل زکوٰۃ اموال خریدے جائیں، منہانہ ہوں گے۔ (اسلام اور جدید معیشت و تجارت، ۹۴)